تحریک جدید کی اہمیت کو سمجھیں اور اُن الٰہی برکتوں کا احساس کریں جو اُس کے نتیجہ میں ہمیں حاصل ہوئی ہیں

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۳؍مئی ۱۹۶۹ء بمقام مسجد مبارک۔ ربوہ)

❁❁❁

☆ تحریک جدید کا ایک نمایاں پہلو تربیت جماعت ہے۔

☆ تحریک جدید کے ذریعہ مختلف ممالک میں جماعتیں قائم ہوئی۔

☆ تحریک جدید کے ذریعہ ایک انقلاب عظیم بپا ہو گیا ہے۔

☆ فضل عمر فاؤنڈیشن کے وعدوں کی ادائیگی کریں۔

☆ وقف عارضی کی مالی قربانی سرا ہوتی ہے۔

تشہد وتعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا:۔

چند دن سے مجھے سر درد کی تکلیف تھی لیکن کل یہ تکلیف بہت شدت اختیار کر گئی۔ اس وقت کچھ افاقہ ہے۔ میں اس وقت مختصراً جماعت کو ایک اہم بات کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں اور وہ تحریک جدید کے چندوں کے وعدے اور ان کی ادائیگی ہے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے تحریک جدید کی شکل میں اپنی ایک عظیم یادگار چھوڑی ہے اور اس کے جو نمایاں پہلو ہمارے سامنے آتے ہیں ان میں سے ایک نمایاں پہلو تو تربیت جماعت کا ہے۔ آپ ایک لمبا عرصہ اسلام کی ضروریات جماعت کے سامنے رکھ کر جماعت کو آہستہ آہستہ تربیت اور قربانی اور ایثار کے میدانوں میں آگے سے آگے لے جاتے چلے گئے۔

دوسرا نمایاں پہلو (جس وقت تحریک شروع ہوئی تھی اس وقت تو پاکستان نہیں تھا۔ پاک و ہند اگر کہہ دیا جائے تو دونوں زمانوں کی طرف اشارہ ہو جائے گا) پاک و ہند سے باہر جماعتوں کا قیام ہے۔ ۱۹۳۴ء میں جب یہ تحریک شروع ہوئی تھی۔ بیرون پاک و ہند بہت کم جماعتیں تھیں۔ ایک آدھ ملک میں کچھ لوگ احمدیت سے متعارف اور اس کی حقانیت کے قائل تھے۔ لیکن تحریک جدید کے اجرا کے ساتھ (جو یقیناً الٰہی تحریک ہے) بڑی کثرت سے مختلف ممالک میں جماعت ہائے احمدیہ قائم ہوئیں۔ پھر ان کی تربیت ہوئی اور اب آپ سے (جو مرکز میں رہنے والے ہیں یا مرکز جس ملک میں ہے وہاں کے باشندے ہیں) وہ کسی صورت میں بھی پیچھے نہیں ہیں۔ یہاں بھی کمزور احمدی پائے جاتے ہیں غیر ممالک میں بھی کمزور احمدی پائے جاتے ہیں لیکن جس رنگ کا اخلاص، فدائیت اور بے نفسی اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ محبت اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عشق ہمیں جماعت احمدیہ کی بھاری اکثریت میں یہاں نظر آتا ہے اسی طرح بیرون ملک کی جماعتوں میں بھی ہمیں نظر آتا ہے۔ پھر جس طرح ہماری حقیر قربانیوں کے

نتیجہ میں اللہ تعالیٰ ہم سے پیار کرتا اور اپنی محبت کا اظہار کرتا ہے اسی طرح ان لوگوں سے بھی وہ اپنی محبت اور پیار کا اظہار کرتا ہے۔ہم میں اور ان میں کوئی فرق نہیں رہا۔آج تو یہ ایک ایسی واضح حقیقت ہے جو ہمیں نظر آ رہی ہے لیکن ۱۹۳۴ء میں یہ ایک ایسا تخیل تھا کہ اگر آج کی تصویر لوگوں کے سامنے رکھ دی جاتی تو ان کی اکثریت اس کی تسلیم کرنے کیلئے تیار نہ ہوتی مگر اس مرد اولوالعزم نے اللہ تعالیٰ سے حکم پا کر اور اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھتے ہوئے یہ کام شروع کیا اور خدا تعالیٰ نے اس میں بڑی برکت ڈالی۔

تیسری نمایاں چیز جو ہمیں تحریک جدید کے کام میں نظر آتی ہے وہ یہ ہے کہ غیر مذاہب کو اس کی وجہ سے اور اس کے کاموں کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے جھنجھوڑ کر رکھ دیا ہے اور وہ جو اپنی جہالت اور عدمِ علم کی وجہ سے اسلام کو خاطر میں نہیں لاتے تھے۔آج وہ اسلام کے عقلی دلائل اور اسلام کی تاثیرات روحانیہ اور تائیداتِ سماویہ سے مرعوب ہو رہے ہیں۔ایک انقلابِ عظیم بپا ہو گیا ہے۔اس میں شک نہیں کہ ابھی بہت سا کام کرنا ہے لیکن اس میں بھی شک نہیں کہ اس عظیم انقلاب کی ابتدائی شکل ظاہر ہو گئی ہے۔اس کی تکمیل میں کچھ وقت لگے گا یعنی جب ہم ان اقوام کے دل اپنے اور ان کے ربّ کے لئے جیت لیں گے اور ساری دنیا میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا جانے لگے گا اور اسلام مضبوطی کے ساتھ قائم ہو جائے گا۔

بہر حال اس انقلاب عظیم کے آثار ہمیں نظر آ رہے ہیں اور یہ بھی حیران کن ہیں۔انقلاب مختلف مدارج میں سے گزرتا ہے۔ایک دور اس کا یہ ہے اور وہ بھی عقل کو حیرانی میں ڈالنے والا ہے کہ آج سے چند سال پہلے اسلام کے خلاف اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف منکرین اسلام کس طرح متکبرانہ غراتے تھے اور آج وہی لوگ ہیں جو احمدی مربیوں اور مبلّغوں سے بات کرتے ہوئے بھی گھبراتے ہیں اور بات کرنے سے کتراتے ہیں اور تحریک جدید کے کام کا یہ حصہ جو ایک نمایاں خصوصیت کے رنگ میں ہمیں نظر آتا ہے اس کے ساتھ یہ کام بھی ہوا ہے کہ ان ممالک میں قرآن کریم اور اس کی تفسیر کی بڑی کثرت سے اشاعت کی گئی ہے لیکن ابھی بہت روپے کی ضرورت ہے۔ابھی بڑے فدائی مبلّغوں کی ضرورت ہے۔ابھی بڑی دعاؤں کی ضرورت ہے ابھی اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے کیلئے بڑے مجاہدہ کی ضرورت ہے تا کہ ہم انتہائی اور آخری کامیابی دیکھ سکیں لیکن جو کام ہوا ہے وہ بھی معمولی نہیں۔ تراجم ہو گئے۔اسلامی تعلیم سے واقفیت ہو گئی۔تفسیر پڑھنے لگے اور اس کا نتیجہ یہ ہے کہ یورپ کے ملکوں

میں رہنے والے ہمارے احمدی بھائیوں سے اگر آپ کسی مسئلہ پر بات کریں تو وہ شاگرد کی طرح سامنے نہیں بیٹھے ہوتے بلکہ آپ سے کوئی غلطی ہو جائے تو وہ قرآن کریم کی کوئی آیت یا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی حدیث پیش کر کے آپ کی بات کو ردّ کرتے ہیں۔ غرض انہوں نے اسلام اور احمدیت کو علیٰ وجہ البصیرت قبول کیا ہے اور اس سے ان کے دل میں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت پیدا ہوئی۔ بڑے شوق سے علم قرآن کو سیکھا اور اب وہ بڑے دھڑلے کے ساتھ ہر جگہ اسلام کی تعلیم اور قرآن کریم کے علوم کو پیش کرتے ہیں اور خدا کے فضل سے غالب آتے ہیں۔

پس قرآن کریم کے تراجم اور تفسیر کی اشاعت یہ بھی ایک نمایاں کام ہے جو تحریک جدید کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے مخلصین جماعت سے لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے ہم ہمیشہ ہی بھوکے ہیں اور کسی مقام پر دل تسلی نہیں پکڑتا کیونکہ غیر متناہی ترقیات کے دروازے ہم پر کھولے گئے ہیں۔ ہر نئے دروازے میں داخل ہونے کے بعد اس سے اگلے دروازے میں داخل ہونے کو ضرور دل چاہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کی فطرت کو ہی (اگر وہ مسخ نہ ہو چکی ہو) ایسا بنایا ہے۔

بہر حال ہمیں ترقی کے میدان آگے نظر آ رہے ہیں (اللہ کی رحمت سے) اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے نہ مٹنے والے نشان ہمیں پیچھے نظر آ رہے ہیں۔ تحریک جدید کی یہ ایک نمایاں خصوصیت ہمیں نظر آتی ہے اور بھی بہت سی خصوصیات ہیں۔

جیسا کہ میں نے کہا ہے کہ سر درد کی وجہ سے میں اس وقت زیادہ تفصیل میں نہیں جا سکتا۔ جماعت کو میں اس وقت اس طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے اپنی ایک بہت بڑی نشانی تحریک جدید کی شکل میں اپنے پیچھے چھوڑی ہے۔

آپ کے وصال کے بعد جماعت کے مشورہ سے ہم نے فضل عمر فاؤنڈیشن کی بنیاد رکھی اور اس کے لئے جماعت نے مالی قربانیاں دیں اور اس کے سپرد بعض کام بھی کئے گئے ہیں لیکن تحریک جدید کے مقابلہ میں یہ مالی قربانیاں کوئی حیثیت نہیں رکھتیں۔ جتنی اس وقت تمام دنیا کے احمدیوں نے تحریک جدید کے لئے مالی قربانی دی ہے شاید اس کا بارھواں یا پندرھواں یا بیسواں حصہ بھی فضل عمر فاؤنڈیشن کی مالی قربانی نہ ہو کام بھی اس (فضل عمر فاؤنڈیشن) کے محدود ہیں اور اس کے وعدوں کی وصولی کا زمانہ بھی ۳۰؍جون کو ختم ہو رہا ہے۔ اس لئے آپ اس کی طرف زیادہ توجہ دیں (میں یہ نہیں کہتا کہ تحریک جدید کی طرف توجہ

نہ دیں۔ ہماری بھاری اکثریت ایسی ہے کہ جو دونوں تحریکوں کے وعدے پورے کر سکتی ہے) لیکن بہر حال ۳۰ر جون کو فضل عمر فاؤنڈیشن کا کھاتہ تو بند ہو جائے گا لیکن تحریک جدید کا کھاتہ تو نہ اس سال بند ہوگا اور نہ اگلے سال۔ اللہ تعالیٰ فضل کرے گا اور بھی بہت ساری تحریکیں خلفائے جماعت احمدیہ کے ذریعہ جاری کرے گا۔ اس میں دوست کبھی کسی شکل میں اور کبھی کسی شکل میں مالی قربانی بھی دیں گے۔

اب میں نے وقف عارضی کی جو تحریک کی ہے اگر ایک ہزار آدمی پندرہ دن کے لئے باہر جائے تو ان کے کرایہ کا خرچ ان کے زائد کھانے کا خرچ وغیرہ ملا کر لاکھوں کی رقم بن جاتی ہے لیکن اس کی شکل ایسی ہے کہ جو کسی حساب یا چندے میں نہیں آتی اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو ظاہر اور باطن خرچ کی ہدایت دی گئی ہے خدا تعالیٰ نے اس کے لئے یہ راستہ کھول دیا ہے کہ تحریک جدید میں تم ظاہری طور پر چندے دیتے ہو یہ اعلانیہ چندے ہیں ریکارڈ ہوتے ہیں۔ چھپتے ہیں۔ رپورٹیں پڑھی جاتی ہیں لیکن کچھ ایسے خرچ بھی خدا تعالیٰ کی راہ میں کئے جاتے ہیں جو اعلانیہ نہیں ہوتے بلکہ سِرًّا ہوتے ہیں۔ وقف عارضی کی مالی قربانی کی طرح۔ تحریکیں تو ہوتی رہیں گی لیکن بہت سی تحریکیں ایک خاص وقت پر شروع ہوتی ہیں لیکن وہ چلتی چلی جاتی ہیں جب تک کہ قوم زندہ رہے اور وہ اپنی آخری اور انتہائی فلاح کو حاصل نہ کرلے۔ تحریک جدید بھی اسی قسم کی تحریکیوں میں سے ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ وقف عارضی کو بھی اسی طرح چلنا چاہئے اور تحریکیں بھی اپنے وقت پر ہوتی رہیں گی۔ اللہ تعالیٰ نے جماعت کو اس مقام سے گرنے سے بچانے کے لئے جہاں وہ آج پہنچ چکے ہیں ان کے اوپر اُٹھانے کا سامان کر دیا ہے۔ دماغ میں ایک بات آتی ہے پیش کر دی جاتی ہے۔ بشاشت سے قبول کی جاتی ہے اور کام شروع ہو جاتا ہے۔

اس سال ممکن ہے فضل عمر فاؤنڈیشن کا سال ختم ہونے کی وجہ سے تحریک جدید کے وعدوں میں کمی ہو۔ تحریک جدید کے وعدے پچھلے سال کے وعدوں تک بھی نہیں پہنچے۔ قریباً بیس ہزار روپے کا فرق ہے۔ گزشتہ سال پانچ لاکھ نوے ہزار کے وعدے تھے۔ اس سال اس وقت تک پانچ لاکھ ستر ہزار کے وعدے ہوئے ہیں اور ابھی وعدے لکھوانے میں اور ادائیگیوں میں بھی بڑا وقت ہے لیکن ہم نے اپنے سامنے جو ایک Target رکھا ہے یعنی ہم نے جو فیصلہ کیا ہے کہ تحریک جدید میں اتنی رقم جمع ہو پاکستان کی جماعت کو وہ جمع کرنی چاہئے اور یہ طے شدہ منصوبہ سات لاکھ نوے ہزار کے بجٹ پر مشتمل ہے اس کے مقابلہ میں یہ وعدے بہت کم ہیں۔

جیسا کہ میں نے اپنے ایک خطبہ میں بتایا تھا کہ جماعت میں استعداد ہے کہ وہ تحریک کا سات لاکھ نوے ہزار کا بجٹ پورا کر سکے اگر وہ تحریک جدید کی اہمیت کو سمجھیں اگر وہ ان الٰہی برکتوں کا احساس رکھیں جو تحریک جدید میں معمولی اور حقیر قربانیوں کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ سے ہم نے حاصل کی ہیں اگر وہ اسلام کی ضرورت کو پہچانیں اور یہ یقین رکھیں کہ ضرورتِ وقت سے شاید ہزارواں حصہ بھی نہیں جو ہم دے رہے ہیں لیکن جتنا ہم دے سکتے ہیں وہ ہمیں دینا چاہئے تا کہ جو ہم نہیں دے سکتے اور جس کی ضرورت ہے اس کو اللہ تعالیٰ اپنے فضل اور اپنی برکت سے پورا کر دے۔ پس وعدوں کے لکھوانے کی طرف فوری توجہ دیں اور پھر ۳۰ رجون کے بعد وصولیوں میں زیادہ تیزی پیدا ہو جائے گی اللہ تعالیٰ ہم سب کو مجھے بھی اور آپ کو بھی اپنی ذمہ داریوں کے سمجھنے اور ان کے ادا کرنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین

(روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ یکم جون ۱۹۶۹ء صفحہ ۲ تا ۴)

☆......☆......☆